

بسمہ تعالیٰ و صل اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین .

● ماہ رمضان مبارک کی آمد ہے اور کورونا وائرس کے ڈر سے مومنین اور مومنات کے ذہن میں نئے نئے سوالات ابھر رہے ہیں کہ کیا اس سال رمضان کے روزے ہونگے یا نہیں ہونگے؟

← آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی (دام ظلہ) کے دفتر سے ایک سوال کا جواب عربی، اردو اور انگریزی میں پوری دنیا میں پھیل گیا ہے۔ استفتاء کے جواب سے کچھ لوگوں نے یہ غلط نتیجہ نکالا ہے کہ آیت اللہ سیستانی (دام ظلہ) کی نظر میں اس سال کا روزہ ساقط ہے۔

● میں نے 14 اپریل کے انگلش ویڈیو میسج میں اس موضوع پر گفتگو کی ہے لیکن کچھ اردو زبان ناظرین کی درخواست تھی کہ اس میسج کو اردو میں بھی پیش کیا جائے۔

● اُس سوال اور اس کے جواب کے سلسلہ میں کچھ نکات کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں:

● پہلی بات یہ ہے کہ ایک مجتہد و مرجع تقلید کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ہر قسم کے سوال کا جواب دے، چاہے سوال ایک حقیقی صورتحال پر مبنی ہو یا ایک مفروضہ (hypothetical) صورتحال پر مبنی ہو۔ اور مفروضہ سوالات کے جواب میں اکثر لکھا جاتا ہے کہ "اگر یہ بات صحیح ہے تو اس کا جواب یہ ہوگا..." تو مجتہد کا مشروط جواب اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ اس مفروضہ کو صحیح مانتا ہو۔

● تو آئیے اصل سوال کو دیکھیں:

"...والاطباء يوصون بشرب الماء في فترات متقاربة لتقليل احتمال الإصابة

بهذا الفيروس الخطر، لأن قلة الماء في الجسم تقلل من مناعته، وجفاف الحلق

لو وصل اليه الفيروس يفسح له المجال للانتقال الى الجهاز التنفسي، في حين

أن شرب الماء يساعد في نزوله الى المعدة والقضاء عليه فيها، فهل يسقط

صيام شهر رمضان عن المسلمين في هذه السنة بهذا السبب؟

"... اور ڈاکٹرز اس وبا سے بچنے کے لئے تھوڑے تھوڑے وقفے سے پانی پینے کی

نصیحت کر رہے ہیں، کیونکہ جسم میں پانی کی کمی قوتِ مدافعت کو کمزور کر دیتا ہے، نیز

وائرس حلق تک پہنچنے کی صورت میں حلق کا خشک ہونا وائرس کو پھیپھڑوں تک پہنچنے

کا موقع فراہم کرتا ہے۔ جبکہ پانی پینے سے حلق میں موجود وائرس معدہ میں جا کر ختم

ہو جاتا ہے۔ تو کیا ان حالات میں اس سال مسلمانوں سے روزہ ساقط ہو جائے گا؟"

● اور اس سوال کے جواب میں بھی واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ:

"واما ما ذکر من ان بعض الأطباء يوصون بشرب الماء في فترات متقاربة

تفادياً لقلة الماء في الجسم وجفاف الحلق - لانهما يرفعان من احتمال

الإصابة بفيروس كورونا - فهو - إن صحّ عنهم - ..."

"جہاں تک کچھ ڈاکٹرز کی طرف سے بار بار پانی پینے کی نصیحت (تاکہ حلق خشک نہ ہو اور کورونا لگنے کا احتمال کم ہو سکے) کا تعلق ہے۔ اگر یہ بات ان کی صحیح ہو۔ تو" یہ جواب ہوگا۔۔۔

● لیکن اردو ترجمہ میں "و إن صح منہم۔ اگر یہ بات ڈاکٹرز کی صحیح ہو" کا ترجمہ غائب ہے۔ بہر کیف، تو پہلی بات یہ ہے کہ سوال ہی فرضی بنیاد پر ہے۔

● دوسری بات یہ ہے کہ ڈاکٹرز کی نصیحت کہ "بار بار پانی پینے سے کورونا لگنے کا احتمال کم ہو سکتا ہے اور اگر حلق خشک رہے تو کورونا کا خطرہ بڑھ سکتا ہے" = یہ بات کسی بھی معتبر میڈیکل ادارہ جیسے WHO یا کسی معتبر میڈیکل تحقیق سے ثابت نہیں ہے۔

بلکہ اس مفروضے کو واضح طور پر رد کیا گیا۔ London اور University of Oxford

John Hopkins اور School of Hygiene and Tropical Medicine  
Centre for Health Security کے میڈیکل experts نے بالکل واضح طور پر  
"بار بار پانی پینے" کے مفروضہ کی تردید کی ہے۔

● یہ بار بار پانی پینے کا مفروضہ بالکل بے بنیاد ہے، اور یہ محض social media کے میسیجز میں پرواں چڑھا ہے۔ اگر اس مفروضے کو صحیح مانا جائے تب بھی مرجع عالیقدر کا جواب یہ ہے کہ "تو یہ نصیحت لوگوں پر روزہ واجب ہونے سے مانع نہیں ہو سکتی ہے۔"

- تیسری بات یہ ہے کہ حَلَق کے خشک رہنے سے کیا کورونا کا خطرہ بڑھ جاتا ہے یا نہیں؟ –  
یہ ایک تشخیص موضوع کا مسئلہ ہے، یعنی صرف میڈیکل experts ہی اس مسئلہ کی تشخیص کر سکتے ہیں = اور ابھی تک کوئی معتبر میڈیکل expert کا بیان اس کی تائید میں نہیں ہے۔ لہذا حَلَق کا خشک ہونا روزہ کو ساقط نہیں کر سکتا ہے۔
- استفتاء کے جواب میں اس مفروضہ خطرہ کو دفع کرنے کیلئے کہا گیا ہے کہ "sugarless چیونگم وغیرہ چبا کر لعاب دہن میں اضافہ ہو سکتا ہے جس سے حَلَق کو خشک ہونے سے بچایا جاسکتا ہے، بشرطیکہ اس کے اجزاء حَلَق سے نیچے نہ اترنے دیں۔"
- مومنین اور مومنات، یاد رہے کہ جواب اُس سوال کے لحاظ سے لکھا گیا جو ایک غلط مفروضہ پر مبنی ہے، لہذا چیونگم چبانے کی نوبت اتنی ہی نہیں بلکہ چیونگم کے استعمال سے آپ اپنے روزہ کے روحانی پہلو کو کم کر دیتے ہیں۔
- مرجع عالیقدر کے جواب کا آخری جملہ اہم ہے: "خلاصہ کلام: ہر مسلمان جانتا ہے کہ رمضان المبارک کا روزہ شریعت مقدسہ کے اہم ترین فرائض میں سے ہے جسے کسی حقیقی عذر کے بغیر ترک نہیں کیا جاسکتا، اور یہ بات ہر شخص اپنی حالت کے بارے میں بہتر جانتا ہے کہ اس کے پاس روزہ کو ترک کرنے کی حقیقی وجہ ہے یا نہیں ہے۔"

• یہاں پر میری گفتگو آیت اللہ العظمی سید علی سسیستانی (دام ظلہ الشریف) کے فتوے کے بارے میں ختم ہو گئی لیکن روزہ اور کورونا کے تعلق سے کچھ اور معروضات آپ کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا:

1. کچھ لوگوں کو یہ خوف ہے کہ روزہ رکھنے سے ان کے جسم کی قوتِ مدافعت (immune system) میں کمی آسکتی ہے اور یہ کمی کورونا وائرس کے خطرہ کو بڑھا سکتی ہے۔ اس خوف کا حل آسان ہے: آپ سحری اور افطار میں مقوی غذا کا استعمال پر خصوصی توجہ دیں۔ اور دوسری بات یہ کہ ایک سائنٹفک تحقیق پانچ قبل کلیفورنیا میں ہوئی تھی جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ روزہ جسم کے قوتِ مدافعت کو مزید بڑھا سکتا ہے۔ لہذا یہ خطرے کا احساس بے بنیاد ہے۔

2. البتہ وہ حضرات جو مریض ہیں یا مثلاً جنہیں شوگر کی بیماری ہے اور انکے لئے پورے دن غذا بغیر رہنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے تو اس سلسلہ میں مسائل واضح ہیں کہ انہیں روزہ نہیں رکھنا چاہئے بلکہ وہ اپنے حالات کے لحاظ سے یا تو قضا کریں گے یا صرف فدیہ ادا کریں گے۔

3. وہ حضرات جو کورونا وائرس کے خلاف جہاد میں صفِ اول میں مشغول ہیں۔ جیسے ڈاکٹرز، نرس یا emergency ward کا عملہ یا وہ جو سینٹر ہوم میں بزرگوں کی طبابت اور خدمت کرتے ہیں۔ انکی صورتِ حال عام پبلک سے مختلف ہے:

اگر یہ حضرات یہ محسوس کریں کہ روزہ رکھنے سے ان کے کام میں، مریضوں کے علاج اور دیکھ بھال میں، منفی اثر پڑے گا یا روزہ کی وجہ سے ان کے لئے کورونا وائرس کا خطرہ بڑھ سکتا ہے، تو انہیں ہر روز کا الگ محاسبہ کرنا ہوگا: یعنی وہ اپنا دن روزہ رکھ کر شروع کریں گے لیکن اگر دن کے کسی وقت بھی یہ احساس ہو کہ روزہ کی وجہ سے انکی کارکردگی میں منفی اثر پڑھ رہا ہے تو اس وقت وہ روزہ ٹوڑ دینگے۔ اور اس صورت میں ان پر کفارہ نہیں ہے بلکہ وہ بعد میں اس روزہ کو قضا کریں گے۔

● اگر آپ عذرِ حقیقی کی بنیاد پر روزہ نہ رکھ سکے تو اس میں کوئی احساسِ ندامت کی ضرورت نہیں ہے، آپ کی صحت اور زندگی خداوند عالم کی نظر میں زیادہ اہم ہے۔ ارشادِ رب العزت ہے: **وَ مَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ -** جو بھی مریض ہو یا سفر پر ہو، تو وہ دوسرے دنوں میں روزہ رکھے گا۔ خدا تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے، وہ تمہارے لئے دشواری نہیں چاہتا ہے۔

2:185

سید محمد رضوی، 22 اپریل 2020